مولانا قاری قیام الدین الحسینی

بیاد

ولی کامل شیخ الحدیث مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزمِ دانش سے کون اٹھا ہے — کہ دل پہ کوہِ الم گرا ہے
دھواں دھواں سا جو اٹھ رہا ہے — یہ علم دیں کا دیا بجھا ہے

محدّثِ وقت تھا، ولی تھا — فقیہہ تھا، عاشقِ نبیؐ تھا
نشانِ صدق و وفا جلی تھا — روانہ سوئے بقا ہوا ہے

علومِ نبویؐ کا وہ امیں تھا — وہ شیخ مدنیؒ کا جانشیں تھا
سکونِ اہلِ دلِ حزیں تھا — دکھا گیا کرکے جو کہا ہے

مجاہدوں کا وہ مقتدا تھا — وہ سرفروشوں کا رہنما تھا
جنہوں نے رشیا جھکا دیا تھا — وہ کارواں اب اداس سا ہے

گھرا رہا گو محن میں یکسر — چلی مصائب کی بادِ صرصر
ہوئی نہ نانِ جویں میسّر — یہ غنچہ پھر بھی کھلا رہا ہے

نفاذِ اسلام ہو وطن میں — بہار آ جائے اس چمن میں
رہا مسلسل اسی لگن میں — اسمبلی میں وہ گونج اٹھا ہے

لگا کے حقّانیہ کا گلشن — کئے ہیں دیں کے چراغ روشن
کلی کھلی دل کی کرکے درشن — چمن وہ دیکھو مہک رہا ہے

جو لمحہ صحبت میں ان کی گذرا — قسم ہے حاصل تھا زندگی کا
ہمارا دل یہ پکارتا تھا — ملک فلک سے اتر پڑا ہے

مجھے حسینی ہے ان سے الفت — کی عمر بھر دینِ حق کی خدمت
ملے توسّل سے ان کے جنّت — یہی تمنّا یہی دعا ہے